سوال

(184) دائمی مریض کے لیے روزے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد علی خریداری نمبر 5383 لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی عذر کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے وہ تو رمضان کے بعد روزوں کی گنتی پوری کرے گا لیکن جو شخص دائمی مریض ہوا اور وہ ایک روزہ بھی نہیں رکھ سکتا اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے ہمیں احکام وفرائض بروقت ادا کرنے کی تلقین کی ہے لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو مقررہ وقت کے بعد بھی ادا سکتے ہیں کسی فرض کو بروقت بجالانا ادا اور وقت گزرنے کے بعد ادا کرنا قضا کہلاتا ہے روزہ کے متعلق بعض عذر ایسے ہیں جو قضا کا باعث ہیں اگر قضا کی طاقت یا فرصت نہیں تو بعض عذر فدیہ کا موجب ہیں دوران سفر روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن جتنے روزے دوران سفر نہ رکھے جا سکیں وہ بعد میں رکھ لیے جائیں ارشاد باری تعالیٰ: "کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو اسے دوسرے ایام میں گنتی کو پورا کرنا ہو گا۔ (2/البقرة:184)

لیکن اگر دوران سفر میں روزہ رکھنے کی مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اسی طرح اگر معمولی بیماری ہے اور روزہ رکھنے میں کوئی وقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ رکھنے سے مشقت ہوتی ہے یا بیماری بگڑنے کا اندیشہ ہے تو افطار کیا جا سکتا ہے قرآن کریم نے اجازت دی ہے کہ دوران بیماری جتنے روزے رہ جائیں انہیں بعد میں رکھ لیا جائے صورت مسؤلہ کے مطابق اگر کوئی دائمی مریض ہے اور روزہ رکھنے کی ہمت نہیں ہے تو قضا کے بجائے وہ فدیہ ادا کر دے یعنی کسی دوسرے شخص کو روزے رکھوا دے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ (12البقرہ:184)

لہٰذا شوگر وغیرہ کے مریض جو روزہ کی ہمت نہیں رکھتے انہیں ایک ماہ تک کسی غریب اور نادار کو فدیہ ادا کرنا ہو گا یعنی روزانہ اوسط درجے کا حساب لگا کر ایک ماہ کا خرچہ اس کے حوالے کر دیا جائے یہ بھی یاد رہے کہ غریب اور نادار کئی ایک لوگوں سے فدیہ لے سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ بھی فدیہ دے گا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "کہ بہت بوڑھے کے لیے رخصت ہے کہ وہ خود روزہ رکھنے کی بجائے ہر دن ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا دے دے اور اس پر قضا نہیں ہے۔ (مستدرک حاکم: 1/44)

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی صحت کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے بھی روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے عذر ختم ہونے کے بعد قضا دینا ضروری ہے اگر آئندہ رمضان تک قضا دینے کی فرصت نہ ہو تو اسے چاہیے کہ فدیہ دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر روزہ اور

نصف نماز معاف کردی ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے ۔(ابوداوَدالصیام 2408

واضح رہے کہ صحت خراب ہونے کا اندیشہ کسی امانت دار تجربہ کار اور سمجھ دار ڈاکٹر کی رپورٹ پر موقوف ہے اپنی صوابدید کے مطابق عمل نہ کیا جائے ۔(واللہ اعلم)

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:212